رسائل و مسائل

نابالغ اولاد کا نان و نفقہ

سوال۔ مسلمانوں کی موجودہ سوسائٹی میں بہت سی خرابیاں موجود ہیں جن سے مظلوموں کی حق تلفی ہوتی ہے۔ ایک خرابی کے متعلق شریعت کی رہنمائی مطلوب ہے۔ اگر میاں بیوی میں ناچاقی کی بنا پر عورت کو طلاق ہو جاتے اور شیر خوار یا چھوٹے بچے ہوں تو وہ ماں کے سپرد کر دیئے جاتے ہیں مگر ان بچوں کے نان و نفقہ کا مسئلہ بڑا پیچیدہ ہو جاتا ہے۔ والد اس ذمہ داری کو قبول نہیں کرتا اور بالعموم یہ بوجھ بیچاری ماں کے سر ڈال دیا جاتا ہے اس معاملے میں اسلامی قانون کیا ہے؟ والد بچوں کے اخراجات کا ذمہ دار ہے یا نہیں اور ہے تو کتنی مدت تک کے لیے ہے؟ اس بارے میں اگر حنفی مسلک معلوم ہو جائے تو بہتر ہے کیونکہ اکثریت یہاں اسی مسلک پر عامل ہے۔ اور اگر یہ معاملہ عدالت تک پہنچے تو عدالتیں بھی عام طور پر زوجین کے مذہب فقہی کا لحاظ رکھتی ہیں اور اسی کے مطابق فیصلے دیتی ہیں۔

قرآن و حدیث میں اس کے متعلق کوئی حکم و ہدایت ہو تو اس کا حوالہ بھی دے دیں تاکہ اس طرح کے گھریلو تنازعے گھر ہی میں نمٹائے جاسکیں۔

جواب: فقہائے حنفیہ کے فتوے کے مطابق زوجین کے مابین طلاق یا تفریق ہو جانے کی صورت میں اگر والدہ حق حضانت کو استعمال کرتے ہوئے اولاد صغار اپنے پاس رکھے تو دوران حضانت بچوں کا نفقہ والد اور والد کی عدم موجودگی کی صورت میں والد کے ورثاء کے ذمے ہو گا۔ جہاں تک زمانۂ شیر خوارگی کا تعلق ہے، اس میں تو والدہ کا نان و نفقہ بھی والد ہی کے ذمے ہے اور یہ بات قرآن مجید سے ثابت ہے۔ سورۂ بقرہ آیت ۲۳۳ میں ہے:

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ

(اور مائیں دُودھ پلائیں اپنے بچّوں کو پُورے دو سال اُس کے لیے جو رضاعت پُوری کرنا چاہتا ہو اور جس مرد کا بچّہ ہے اُس کے ذمّے ہے ماؤں کا کھانا کپڑا معروف دستور کے ساتھ)۔

اس آیت میں اگرچہ بچّوں کے بجائے ان کی والدہ کی خوراک و پوشاک کا ذکر ہے، لیکن یہ بات بالکل ظاھر ہے کہ جب دُودھ پلانے والی کا نفقہ و لباس والد کی ذمّہ داری ہے، تو حضانت کے دوران میں دُودھ پینے والے بچے کا نفقہ بدرجۂ اولیٰ والد ہی کے ذمّے ہوگا۔ عورت جب اپنے اخراجات کی مکلف نہیں ہے تو بچّے کے اخراجات کا بار اِس پر کیسے ڈالا جاسکتا ہے؟ پھر جب شیرخوارگی کی مدّت میں بچّے اور مُرضعہ دونوں کا نفقہ مرد پر واجب ہے تو یہ امر قرین قیاس و انصاف نہیں ہوسکتا کہ دُودھ چھڑانے کے بعد اگر بچّہ ماں کی حضانت میں رہے تو ماں اپنے نفقے کے ساتھ بچے کی بھی ذمہ دار قرار دی جائے۔ والد کو قرآن خود مَوْلُوْدٌ لَّہٗ فرما رہا ہے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اولاد دراصل باپ ہی کی ہے، اس لیے وہی اس کے مستقبل اور سُود و زیاں کا نگران اور ذمّہ دار ہونا چاہیے۔

ہدایہ، کتاب الطلاق، باب الولد من احق بہ (اولاد کا زیادہ حقدار کون ہے)، اس میں صاحب ہدایہ فرماتے ہیں: والنفقۃ علی الاب (بچّے جو والدہ کے پاس ہوں گے ان کا نفقہ باپ پر ہے)۔ ہدایہ کی شرح فتح القدیر میں اس مقام کی تشریح کرتے ہوئے ابن الھُمام تحریر فرماتے ہیں:

ھذا ان کان حیًا، فان کان میّتًا فعلی ذی الرحم الوارث علی قدر المواریث۔

(یہ نفقہ اگر والد زندہ ہو تو اس پر واجب ہے اور اگر مرجائے تو اس کے وارث رشتہ داروں پر بقدرِ وراثت واجب ہے)۔

آگے ہدایہ، باب النفقہ میں اسی بات کو دُہرایا گیا ہے۔ پہلے لکھتے ہیں:

ونفقۃ الاولاد الصغار علی الاب لایُشارکہ فیھا احد

(نابالغ اولاد کا نفقہ والد پر ہے۔ اس ذمّہ داری میں کوئی دوسرا اس کے ساتھ شریک نہیں)۔

آگے پھر فرماتے ہیں:

ونفقۃ الصغیر واجبۃ علی ابیہ (اور چھوٹے بچّے کا نفقہ اس کے والد کے ذمّے ہے)۔